قبولیتِ دُعا کے واقعات

16-June-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلْبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے

"اِنَّ اللّٰہَ وَکَّلَ بِقَبْرِیْ مَلَکًا اَعْطَاہُ اَسْمَاءَ الْخَلَائِقِ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اَحَدٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اِلَّا اَبْلَغَنِیْ بِاِسْمِہٖ وَاِسْمِ اَبِیْہِ ھٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰی عَلَیْکَ

بے شک اللہ پاک نے ایک فِرِشتہ میری قَبْر پر مُقرَّر فرمایا ہے، جسے تمام مَخْلُوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، پس قِیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور اُس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے، (اور کہتا ہے:) فُلاں بن فُلاں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر یہ دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔

(مجمع الزوائد کتاب الادعیۃ، باب فی الصلاۃ علی النبی۔۔۔الخ، ۱۰/۲۵۱، حدیث: ۱۷۲۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کرلیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ علم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دُرُودِ پاک کی برکت سے قبولیتِ دُعا

حضرتِ فُضَالہ بن عُبَید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ (مسجد میں) تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا، اس نے نماز پڑھی اور پھر یوں دُعا مانگی: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ یعنی اے اللہ پاک! مجھے بخش دے اور مجھ پر رَحم فرما۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ یعنی اے نمازی تُو نے جلدی کی، (پھر دُعا کا طریقہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا) جب تُو نماز پڑھ کر بیٹھے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی ایسی حَمد کر جو اس کے لائق ہے، پھر مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ اور اُس کے بعد دُعا مانگ۔ راوی کا بیان ہے کہ اِس کے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی، پھر اللہ پاک کی حَمد بیان کی اور نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک پڑھا تو نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ، اے نمازی! تُو دُعا مانگ، قبول کی جائے گی۔[2]

---

1 ...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

2 ...ترمذی کتاب الدعوات، باب ماجاء فی جامع الدعوات۔۔۔لخ ۵/۲۹۰ حدیث: ۳۴۸۷

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ اگر دُعا مانگنے والا قَبُولیت کا طالب ہے تو اسے چاہئے کہ دُعا کے شروع میں اللہ پاک کی حمد و تعریف بھی بیان کیا کرے اور نبیِ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک بھی پڑھا کرے بلکہ آخر میں بھی حمد و دُرود پڑھنا چاہئے جیسا کہ مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ''فضائلِ دُعا'' صفحہ 68 پر والدِ اعلیٰ حضرت، حضرتِ علّامہ مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ دُعا کے آداب بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: دُعا کے لیے اوّل و آخر حمدِ اِلٰہی بجالائے کہ اللہ سے زیادہ کوئی اپنی حمد کو دوست رکھنے والا نہیں، تھوڑی حمد پر بہت راضی ہوتا اور بے شمار عطا فرماتا ہے۔

مزید فرماتے ہیں کہ اَوّل و آخر نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور اُن کے آل واَصحاب پر دُرُود بھیجے کہ دُرود اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مَقْبول ہے اور اللہ تعالیٰ کے کرم سے بعید ہے کہ دُعا کے اَوّل و آخر کو قبول فرمائے اور درمیان کو رَد کردے۔(1)

زمین وآسمان کے درمیان مُعلَّق دُعا

حضرت عُمَر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، یعنی دُعا زمین وآسمان کے درمیان روک دی جاتی ہے، جب تک تُو اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود نہ بھیجے، بلند نہیں ہوپاتی۔(2) حضرتِ علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے: اَلدُّعَاءُ مَحْجُوْبٌ عَنِ اللّٰہِ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَھْلِ بَیْتِہٖ یعنی دُعا اللہ پاک سے حِجاب میں ہے، جب تک محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور ان کے اَہلِ بیت پر دُرُود نہ بھیجا جائے۔(3)

اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اے عزیز! دُعا طائِر (یعنی پرندہ) ہے اور

---

1 . . . فضائلِ دُعا، ص۶۸ ملخصًا

2 . . . ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی . . . الخ، ۲/۲۸، حدیث: ۴۸۶

3 . . . کنز العمال، کتاب الأذکار، الباب الثامن فی الدعاء ۱/۳۵، الجزء الثانی، حدیث: ۳۲۱۲

دُرُود شہپر (یعنی اس کا سب سے بڑا پَر ہے)، طائرِ بے پَر کیا اُڑ سکتا ہے!

پرندے کے بازُو کا سب سے بڑا پَر کہ جس کے بغیر کوئی پرندہ پرواز نہیں کرسکتا اسے شَہپر کہا جاتا ہے۔ یعنی دُعا ایک پرندہ اور دُرُودِ پاک اس کے شَہپر کی مانند ہے لہٰذا ایسا پرندہ جس کا شَہپر ہی نہ ہو وہ کیا اُڑے گا ایسے ہی وہ دُعا جو دُرُودِ پاک سے خالی ہو کیسے مَقبُول ہوسکتی ہے؟[1]

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے دُرُودِ پاک کی کثرت کیا کریں، بالخصوص اپنی دُعاؤں کے شُروع اور آخر میں تو نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مُبارک پر دُرُودِ پاک لازمی پڑھا کریں، اس کی بَرَکت سے ہماری دُعائیں بارگاہِ الٰہی میں مَقبُول ہوں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! دُعا دُنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، دُعا اللہ سے مُناجات (یعنی اللہ کی تعریف اور اپنی عاجزی کا اِظہار) کرنے، اس کا قُرب حاصل کرنے، اس کی عظیم بارگاہ سے مُرادیں پانے، اس کے فضل و انعام کا مستحق ہونے، بخشش و مغفرت کا پروانہ حاصل کرنے اور دُنیوی واُخروی مَصائِب و مُشکِلات کے حل کا نہایت آسان اور مُجرَّب ذریعہ ہے، دُعا مانگنا اللہ ربُّ العزت کے پیارے بندوں کی عادت بھی ہے اور ایک بہترین عبادت بھی، دُعا مانگنا پیارے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّت بھی ہے اور دُعا گنہگار بندوں کے حق میں اللہ پاک کی طرف سے ایک بہت بڑی نعمت و سعادت بھی ہے، دُعا کی اہمیت اور قدر و منزلت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ قرآنِ پاک میں خود اللہ پاک اپنے بندوں کو نہ صرف اپنی بارگاہ میں دُعا مانگنے کا حکم فرمارہا ہے بلکہ قبولیت کی خُوشخبری سے بھی نواز رہا ہے،

چنانچہ پارہ 24 سورۂ مومن آیت نمبر 60 میں ارشاد ہوتا ہے:

---

1 . . . فضائلِ دُعا، ص۶۹ ملخصاً

وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ ترجَمۂ کنزالعرفان : اور تمہارے ربّ نے فرمایا مجھ سے دُعا کرو میں تمہاری دُعا قبول کروں گا۔ (پ۲۴، المومن:۶۰)

اسی طرح پارہ 2 سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر 186 میں ارشادِ خُداوندی ہے:

وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ (پ۲، البقرۃ:۱۸۶) ترجَمۂ کنز العرفان :اور اے حبیب! جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو بیشک میں نزدیک ہوں میں دُعا کرنے والے کی دُعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک زندگی کے مبارک ایّام کا مطالعہ کیا جائے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے معمولاتِ زندگی میں مختلف دُعائیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا معمول رہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ مبارک عمل تعلیمِ اُمّت کے لیے بھی تھا، مثلاً گھر میں داخل ہونے کی دُعا، گھر سے نکلتے وقت کی دُعا، سونے سے پہلے کی دُعا، بیدار ہونے کے بعد کی دُعا، کھانا کھانے سے پہلے کی دُعا، کھانا کھانے کے بعد کی دُعا، لباس پہننے کی دُعا، تیل لگانے کی دُعا وغیرہ۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہ صرف وقتاً فوقتاً دُعا کی اہمیت کو بیان فرمایا بلکہ دن رات مصروفِ دُعا رہنے کی ترغیب بھی دلائی، آیئے دُعا کی اہمیت و فضیلت کے بارے میں چند احادیثِ مُبارکہ سُنتے ہیں:

1. پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ یعنی دُعا عبادت کا مَغز ہے۔[1]
2. حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے

1 ۔۔۔ ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدُعاء، ۵/۲۴۳، حدیث: ۳۳۸۲

نزدیک کوئی چیز دُعا سے بزرگ تر نہیں۔[1]

3. حضرت عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے لئے دُعا کا دروازہ کھول دیا گیا تو اس کے لئے رحمت کا دروازہ کھول دیا گیا اللہ پاک سے کئے جانے والے سوالوں میں سے پسندیدہ سوال عافیت کا ہے۔ جو مصیبتیں نازل ہو چکیں اور جو نازل نہیں ہوئیں، ان سب میں دُعا سے نفع ہوتا ہے، تو اے اللہ پاک کے بندو! دُعا کرنے کو (اپنے اوپر) لازم کرلو۔[2]

4. حضرت جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہیں تمہارے دُشمن سے نجات دے اور تمہارے رِزق کو وسیع کر دے، رات دن اللہ پاک سے دُعا مانگتے رہو کہ دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔[3]

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ احادیثِ مُبارکہ میں دُعا مانگنے کے کتنے فضائل بیان فرمائے گئے ہیں کہ دُعا مصائب و آلام سے چھٹکارے کے لئے بھی فائدے مند ہے اور رِزق میں برکت و کُشادگی کا سبب بھی ہے، دُشمنوں سے نجات کا ذریعہ بھی ہے اور مومن کا ہتھیار بھی کہ بندۂ مومن دُعا کے ذریعے بڑی سے بڑی مصیبت اور مشکل سے مشکل حالات کا مقابلہ کر سکتا ہے، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ خُوشی اور غمی ہر حالت میں اللہ پاک کو یاد کرے اور دُنیا و آخرت کی بھلائیوں کے حصول اور طرح طرح کی مشکلوں سے نجات کیلئے بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑا کر دُعا مانگے اور دُعا میں غفلت نہ کرے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رہے کہ دُعا افضل ترین عبادت ہے، جس کے

---

1. ۔۔۔ ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدُعاء، ۲۴۳/۵، حدیث: ۳۳۸۱

2. ۔۔۔ ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دُعاء النبی، ۳۲۱/۵، حدیث: ۳۵۵۹

3. ۔۔۔ مسند ابویعلی، مسند جابر بن عند اللہ ۲۰۱/۲، حدیث: ۱۸۰۶

ذریعے ایک مسلمان اپنے رَبّ کریم سے گویا ہم کلام ہوتا ہے، حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ الدُّعَاءُ یعنی دُعا افضل ترین عبادت ہے۔ (1) لہٰذا جس طرح تمام عبادتوں کے کچھ نہ کچھ شرائط و آداب ہوتے ہیں، جن پر اُن عبادات کی قبولیت و دُرُستی کا دار و مدار ہوتا ہے، اسی طرح دُعا کے بھی کچھ آداب ہیں، دُعاؤں کی قبولیت میں اُن آدابِ کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے، اگر دُعا میں اُن آداب کا خیال رکھا جائے تو قبولیتِ دُعا کے اِمکانات بڑھ جاتے ہیں، لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری دُعائیں بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہو جائیں تو ہمیں چاہئے کہ دُعا کے آداب کا خاص خیال رکھا کریں۔

کتاب "فضائلِ دُعا" کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دُعاؤں کی قبولیت کے آدابِ کی معلومات حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "فضائلِ دُعا" کا مطالعہ کرنا بے حد مُفید ہے، یہ کتاب در حقیقت اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ ماجد حضرت علّامہ مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تصنیف "اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدَابِ الدُّعَاءِ" کی تسہیل ہے، اس کتاب میں دُعا کے فضائل، دُعا کے آداب، قبولیتِ دُعا کے اسباب، قبولیتِ دُعا کے اوقات، قبولیتِ دُعا کے مقامات، دُعاؤں کی قبولیت میں اسمِ اعظم کی اہمیت، قبولیتِ دُعا میں رُکاوٹ بننے والے اَسباب، دُعا مانگنے کے فوائد اور دُعا سے متعلق اہم سوالات و جوابات کو بیان کیا گیا ہے۔ شاید یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ یہ کتاب ہر گھر کی ضرورت ہے، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے (Stall) سے ہدیۃً طلب فرمائیے، خُود بھی اِس کا مُطالعہ کیجئے اور دُوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دِلائیے، نیز دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ۔۔۔ کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب الثامن فی الدُّعاء، ۲۹/۱، الجزء الثانی، حدیث: ۳۱۳۱

آیئے دُعا کے چند آداب اور اس ضمن میں قبولیتِ دُعا کے واقعات سُنتے ہیں۔

اپنے رَبّ کو محبوب ناموں سے پکارے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دُعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ دُعا کرنے والا شروع میں اللہ پاک کو اس کے محبوب ناموں سے پُکارے۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے اسمِ پاک ”اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن“ پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے کہ جو شخص اسے تین (3) بار کہتا ہے، فرشتہ نِدا کرتا ہے (یعنی آواز دیتا ہے): مانگ کہ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن تیری طرف متوجہ ہوا۔[1]

اسی طرح پانچ (5) بار ”یَا رَبَّنَا“ کہنا بھی دُعا کی قبولیت میں بہت اثر رکھتا ہے۔ قرآنِ کریم میں اس لفظِ مبارک کو پانچ (5) بار ذکر کرکے اِس کے بعد ارشاد فرمایا:

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ (پ۴، اٰل عمران: ۱۹۵) تَرْجَمۂ کنز العرفان: تو اُن کے رَبّ نے اُن کی دعا قبول فرمالی۔

امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے منقول ہے: جو شخص بے بسی کے وقت پانچ (5) بار ”یَا رَبَّنَا“ کہے تو جس کا خوف رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے اُس چیز سے امان بخشے گا اور جو چیز چاہتا ہے، عطا فرمائے گا۔[2]

دُعا سے پہلے نیک عمل

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دُعا کے آداب میں سے ایک ادب یہ بھی ہے کہ دُعا سے پہلے کوئی نیک عمل کیا جائے جیسا کہ حضرت امام جَزَری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں: اٰدَابُ الدُّعَاءِ مِنْهَا تَقْدِيْمُ عَمَلٍ صَالِحٍ وَذِكْرُهٗ عِنْدَ الشِّدَّةِ یعنی ہر مشکل میں اللہ پاک کو یاد کرنا اور دُعا سے پہلے نیک عمل

---

1 . . . مستدرک، کتاب الدُعاء والتکبیر... الخ، باب انّ للّٰہ ملکاً موکلاً... الخ، ج ۲/۲۳۹، حدیث: ۲۰۴۰

2 . . . روح المعاني، پ ۳، آل عمران، تحت الاية: ۱۹۴، ۴/۵۱۲

کرنا دُعا کے آداب میں سے ہے۔[1] جب کوئی بندہ اِخلاص کے ساتھ کئے گئے نیک عمل کو اللہ پاک کی بارگاہ میں وسیلہ بنا کر دُعا کرتا ہے تو اللہ پاک اُس کے صدقے بندے کی دُعا قبول فرماتا ہے۔ آیئے اس ضمن میں ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں:

اعمالِ صالحہ کے وسیلے سے مانگی جانیوالی دُعا کی برکت

مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"فیضانِ ریاضُ الصالحین"** کے صفحہ 139 پر ہے: حضرتِ عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: گزشتہ زمانے میں تین(3) شخص کہیں جا رہے تھے کہ بارش ہونے لگی تو وہ پناہ لینے کیلئے ایک غار میں داخل ہوئے، اچانک پہاڑ سے ایک چٹان گِری جس نے غار کا منہ بند کر دیا۔ یہ دیکھ کر انہوں نے کہا: اس مصیبت سے نجات کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم اپنے اپنے نیک اعمال کا وسیلہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کر کے دُعا کریں۔ چنانچہ، ان میں سے ایک نے کہا: یا اللہ پاک! میرے ماں باپ بہت بوڑھے ہو گئے تھے، میں ان سے پہلے نہ تو اپنے اہل و عیال کو پینے کیلئے دودھ دیا کرتا تھا نہ ہی اپنے خادموں کو، ایک دن میں درختوں کی تلاش میں بہت دُور نکل گیا، جب واپس آیا تو میرے والدین سو چکے تھے، میں دودھ لے کر ان کے پاس آیا تو انہیں سویا ہوا پایا، میں نے نہ تو انہیں جگانا مناسب سمجھا اور نہ ہی ان سے پہلے اہل و عیال میں سے کسی کو دینا پسند کیا بلکہ میں دودھ کا پیالہ لئے اپنے والدین کے پاس کھڑا رہا، جب صبح ہوئی تو میں نے انہیں دودھ پیش کیا۔ یا اللہ پاک! اگر میں نے یہ عمل صرف تیری رِضا کے لئے کیا تھا تو ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما! اس کی دُعا سے چٹان کچھ سِرک گئی، لیکن ابھی اتنی جگہ نہ بنی تھی کہ وہ نکل سکتے، پھر دوسرے نے کہا: یا اللہ پاک! مجھے میرے چچا کی بیٹی لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب تھی، میں نے اس سے بُرائی کا اِرادہ کیا تو اس نے انکار کر دیا، پھر وہ قحط میں مبتلا ہوئی تو میرے پاس آئی میں نے اس شرط پر اسے 100 دینار دیئے کہ وہ میری خواہش پوری

---

1 ... الحصن الحصین، آداب الدُعا، ص ۲۳

کردے، وہ مجبور تھی تیار ہو گئی، جب میں اس کے ساتھ تنہائی میں گیا اور اس پر قابو پالیا تو اس نے کہا: اللہ پاک سے ڈر اور ناحق مُہر کو نہ توڑ (یعنی اس بُرے کام سے باز آجا) یہ سن کر میں نے اسے چھوڑ دیا اور میں بُرائی سے باز رہا، حالانکہ مجھے اس سے شدید محبت تھی، پھر میں نے اس سے وہ دِینار بھی واپس نہ لئے، یا اللہ پاک! اگر میں نے یہ عمل صرف تیری رِضا کیلئے کیا تھا تو ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما! چٹان کچھ اور سَرک گئی لیکن اب بھی وہ باہر نہ نکل سکتے تھے۔ تیسرے نے کہا: یا اللہ پاک! میں نے کچھ مزدوروں سے کام کروایا اور سب کی مزدوری دے دی، لیکن ان میں سے ایک مزدور اُجرت چھوڑ کر چلا گیا، میں نے وہ تجارت میں لگا دی تو اس کی رقم بڑھتی رہی کچھ عرصہ بعد وہ آیا اور کہا: اے اللہ پاک کے بندے! میری اُجرت مجھے دے دے۔ میں نے کہا: یہ اونٹ، گائے، بکری اور غلام جو کچھ تم دیکھ رہے ہو، یہ سب تمہارے ہیں۔ اس نے کہا: اے اللہ پاک کے بندے! مجھ سے مذاق مت کر۔ میں نے کہا: میں مذاق نہیں کر رہا، یہ سب کچھ تمہارا ہی ہے۔ چنانچہ، وہ سب مال لے کر چلا گیا اور کچھ بھی نہ چھوڑا۔ یا اللہ پاک! اگر میرا یہ عمل تیری رِضا کیلئے تھا تو ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما! پس چٹان ہٹ گئی اور وہ تینوں باہر نکل کر اپنی منزل کی طرف چل دیئے۔ [1]

اعمالِ صالحہ کے وسیلے سے دُعا

عَلَّامَہ اِبْنِ بَطَّال رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: جو شخص سچی نیت سے اپنے اُن اعمال کے وسیلہ سے دُعا مانگے، جو اس نے خالص اللہ پاک کی رضا کے لئے کئے تھے تو اُمید ہے کہ اس کی دُعا قبول ہو گی، جب غار میں پھنسے لوگوں نے اپنے اُن اعمال کے وسیلے سے دُعا مانگی جو انہوں نے خالص رضائے الٰہی کے لئے کئے تھے اور انہوں نے امید کی کہ ان کے وسیلے سے غار کا منہ کھل جائے گا، تو اللہ

---

1 . . . بخاری، کتاب الانبیاء، باب حدیث الغار، ۲/۴۶۴، حدیث: ۳۴۶۵

پاک نے ان کی دُعا قبول فرما کر اُن پر فضل فرمایا اور انہیں غار سے نجات دی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک اور اس کی شرح کی روشنی میں یہ بھی معلوم ہوا کہ جو نیک عمل صرف اور صرف اللہ پاک کی رضا کیلئے کیا گیا ہو وہی دُنیا و آخرت میں فائدہ دے گا، رِیاکاری کے ساتھ عبادت نہ صرف بے فائدہ ہے بلکہ مصیبت کا باعث بھی ہے، نبیِ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کی خاطر ایسے اعمال سے خود کو مُزیّن کرے کہ جن کی حقیقت اللہ پاک کے علم میں کچھ اَور ہو تو اللہ پاک اس کو اپنی بارگاہ سے دُور فرما دیتا ہے۔[2] نیز رضائے الٰہی کے بجائے دکھاوے کے لئے نیک اعمال کرنے والے کے بارے میں حدیثِ پاک میں ہے کہ قیامت کے دن ریاکار سے کہا جائے گا کہ تُو اپنا اجر اس کے پاس جا کر تلاش کر جس کے لئے تُو عمل کیا کرتا تھا۔[3]

بہر حال ہمیں بھی چاہئے کہ دُعا سے پہلے حسبِ استطاعت اخلاص کے ساتھ کوئی نیک عمل کر لیا کریں، بہت سے بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین کا طرزِ عمل یہ تھا کہ وہ حضرات دُعا سے پہلے دو(2) رکعت نفل پڑھا کرتے تھے اور اس کے بعد دُعا مانگا کرتے تھے جیسا کہ

ظالم حاکم سے نجات

جب صَفْوَان بن مُحْرِز کے بھتیجے کو زمانے کے ظالم و جابر حاکم ابنِ زیاد نے قید کر لیا تو آپ بہت پریشان ہوئے اور اپنے بھتیجے کی رہائی کے لئے بصرہ کے اُمَراء اور بااثر لوگوں سے سفارش کروائی لیکن کامیابی نہ ہو سکی، ابنِ زیاد نے سب کی سفارشوں کو رَد کر دیا، صَفْوَان بن مُحْرِز نے بڑی تکلیف دِہ حالت

1۔۔۔ شرح بخاری لابن بطال، کتاب الادب، باب اجابۃ دُعاء من بر والدیہ، ۹/۱۹۳

2۔۔۔ جامع الاحادیث، قسم الاقوال، ۷/۱۶۹، حدیث: ۲۱۶۶۰

3۔۔۔ اتحاف السادۃ المتقین، کتاب ذم الجاہ الریاء، باب بیان ذم الریاء ۱۰/۷۳ مختصراً

میں رات گزاری رات کے پچھلے پہر انہیں اچانک اُونگھ آگئی تو خواب میں کسی کہنے والے نے کہا: اے صَفْوَان بن مُحْرِز! اُٹھ اور اپنی حاجت طلب کر یہ خواب دیکھ کر ان کی آنکھ کھل گئی، ایک انجانے سے خوف نے ان کے جسم پر لرزہ طاری کر دیا تھا انہوں نے وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کی اور پھر رو رو کر بارگاہِ خُداوندی میں دُعا کرنے لگے، یہ اپنے گھر میں مصروفِ دُعا تھے اور وہاں ابنِ زیاد بے چینی اور کَرب میں مبتلا تھا، اس نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ مجھے صَفْوَان بن مُحْرِز کے بھتیجے کے پاس لے چلو، سپاہی فوراً مشعلیں لے کر ابنِ زیاد کے پاس آئے، ظالم حکمران اپنے سپاہیوں کے ساتھ جیل کی جانب چل دیا، وہاں پہنچ کر اس نے جیل کے دروازے کھلوائے اور بلند آواز سے کہا: صَفْوَان بن مُحْرِز کے بھتیجے کو فوراً رہا کر دو، اس کی وجہ سے میں نے ساری رات بے چینی کے عالم میں گزاری ہے، حاکم کی آواز سن کر سپاہیوں نے فوراً صَفْوَان بن مُحْرِز کے بھتیجے کو جیل سے نکالا اور ابنِ زیاد کے سامنے لا کھڑا کیا، ابنِ زیاد نے بڑی نرمی سے گفتگو کی اور کہا: جاؤ! خُوشی خُوشی اپنے گھر چلے جاؤ، تم پر کسی قسم کا کوئی جُرمانہ وغیرہ نہیں، اتنا کہہ کر ابنِ زیاد نے اسے رہا کر دیا، وہ سیدھا اپنے چچا صَفْوَان بن مُحْرِز کے پاس پہنچا اور دروازے پر دستک دی، اندر سے آواز آئی: کون؟ کہا آپ کا بھتیجا۔ اپنے بھتیجے کی اس طرح اچانک آمد پر آپ بہت حیران ہوئے اور دروازہ کھول کر اندر لے گئے، پھر حقیقتِ حال دریافت کی تو اس نے رات والا سارا واقعہ سنا دیا، صَفْوَان بن مُحْرِز نے اللہ پاک کا شکر ادا کیا اور اپنے بھتیجے سے گفتگو کرنے لگے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دل سے جو آہ نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دُعا کا ایک اَدَب یہ بھی ہے کہ ظاہری حالت سے

1... عیونُ الحکایات، ۲/ ۲۲۰

عاجزی وانکساری کا اظہار ہو، دل حاضر ہو اور دُعا مانگنے والا اس بات کا یقین رکھے کہ اللہ پاک میری دُعا اپنے فضل و کرم سے ضرور قبول فرمائے گا۔ پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اُدْعُوا اللہَ وَاَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوا اَنَّ اللہَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ یعنی اللہ پاک سے اس طرح دُعا مانگا کرو کہ تمہیں قبولیتِ دُعا کا پورا یقین ہو اور یاد رکھو کہ اللہ پاک غافل دل کی دُعا نہیں سُنتا۔ (1)

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا گُزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو بہت گڑ گڑا کر دُعا مانگ رہا تھا۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا کہ اگر میرے بس میں ہوتا تو میں ضرور اس کی حاجت پوری کرتا، اللہ پاک نے اُسی وقت حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر وحی بھیجی: اے موسیٰ میں تجھ سے زیادہ رحیم و کریم ہوں، مگر بات یہ ہے کہ یہ شخص پکار تو مجھے رہا ہے، پر اس کا دل اپنی بکریوں میں لگا ہوا ہے اور میں ایسے شخص کی دُعا نہیں سُنتا، جس کا دل غیر کی طرف لگا ہوا ہو۔ جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ بات اس شخص کو بتائی تو اس نے دل سے اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا مانگی اور اس کی حاجت پوری ہو گئی۔ (2)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ بے توجُّہی و بے یقینی سے صرف رسمی انداز میں دُعا ہرگز ہرگز نہیں مانگنی چاہئے بلکہ جب بھی دُعا مانگی جائے، انتہائی توجہ اور یکسوئی کے ساتھ یقینی انداز میں مانگی جائے، بعض اوقات ہم کافی عرصے سے ایک ہی دُعا مانگ رہے ہوتے ہیں مگر وہ قبول نہیں ہوتی، جس کی وجہ سے موقع غنیمت جان کر شیطانِ لعین ہمارے دل میں طرح طرح کے وسوسے ڈالتا ہے، ہمیں چاہئے کہ شیطانی وسوسوں سے بچتے ہوئے دُعا کے قبول نہ ہونے میں اپنا قصور سمجھیں اور اپنا ذہن بنائیں کہ جب اللہ پاک کی عطا میں کوئی کمی نہیں ہے تو یقینی طور پر ہماری دُعا میں ہی بے یقینی، بے توجہی یا کوئی اور کمی رہ جاتی ہو گی، جو ہماری دُعا کی قبولیت میں رُکاوٹ کا باعث بنتی ہو گی یا پھر ہماری مرضی کے

---

1 ۔۔۔ ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی جامع الدعوات، ۵/ ۲۹۲، حدیث: ۳۴۹۰

2 ۔۔۔ روح البیان، پ۸، الاعراف، تحت الایۃ: ۳، ۱۷۸/۵۶

مُطابق مُراد نہ ملنے میں ہماری بھلائی ہو گی۔

اندھے کو آنکھیں مل گئیں

کہتے ہیں: ایک بار اَورنگ زَیب عالمگیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سلطانُ الہند خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار پر حاضر ہوئے۔ احاطہ میں ایک اندھا فقیر بیٹھا صدا لگا رہا تھا: یا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ! آنکھیں دے۔ آپ نے اس فقیر سے دریافت کیا: بابا! کتنا عرصہ ہوا آنکھیں مانگتے ہوئے؟ بولا، برسوں گُزر گئے مگر مُراد پوری ہی نہیں ہوتی۔ فرمایا: میں مزارِ پاک پر حاضِری دے کر تھوڑی دیر میں واپس آتا ہوں اگر آنکھیں روشن ہو گئیں تو ٹھیک، ورنہ قتل کروادوں گا۔ یہ کہہ کر فقیر پر پہرا لگا کر بادشاہ حاضِری کیلئے اندر چلے گئے۔ اُدھر فقیر پر گِریہ طاری تھا اور رو رو کر فریاد کر رہا تھا: یا خواجہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ! پہلے صرف آنکھوں کا مسئلہ تھا اب تو جان پر بن گئی ہے، اگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کرم نہ فرمایا تو مارا جاؤں گا۔ جب بادشاہ حاضِری دے کر لوٹے تو اُس کی آنکھیں روشن ہو چکی تھیں۔ بادشاہ نے مسکرا کر فرمایا کہ تم اب تک بے دِلی اور بے توجُّہی سے مانگ رہے تھے اور اب جان کے خوف سے تم نے دل کی تڑپ کے ساتھ سوال کیا تو تمہاری مُراد پوری ہو گئی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے ولیوں کے مزارات پر خُلوصِ دل سے ان کے وسیلے سے مانگی جانے والی دُعا بھی قبول ہوتی ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اپنی حاجات کے لئے وقتاً فوقتاً اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے مزارات پر حاضِری دیتے رہیں اور ان کے وسیلے سے دُعائیں مانگیں۔ والدِ اعلیٰ حضرت، حضرتِ علّامہ مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دُعا کے آداب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء و صِفّات اور اس کی کتابوں خصوصاً قرآن اور ملائکہ وانبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بالخصوص حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اللہ پاک کے اولیاء خصوصاً حضور

غوثِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اپنی حاجات کے پورا ہونے کے لیے وسیلہ بنائے کہ محبوبانِ خُدا کے وسیلے سے دُعا قبول ہوتی ہے۔[1] قرآنِ پاک میں اللہ کریم اپنی بارگاہ میں وسیلہ اختیار کرنے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:﴿وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ﴾ترجَمۂ کنزالایمان: اور اُس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔[2] لٰہذا دُعاؤں کی قبولیت کے لئے اللہ پاک کے پیاروں کو وسیلہ بنانا چاہئے اور ہو سکے تو نیک بندوں سے اپنے لئے دُعا بھی کروانی چاہئے، کیونکہ اللہ پاک اپنے نیک بندوں کی دُعائے خیر اور دُعائے نقصان ضرور قبول فرماتا ہے۔ جیسا کہ

حضرت الحاج مولانا عبدُ المصطفی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں علماء، اولیاء اور تمام صالحین کی کسی کے خلاف دُعائیں بہت ہی خطرناک اور ہلاکت آفریں بلائیں ہیں۔ ان بزرگوں کی دُعائے ضَرَر اور پھٹکار وہ تلوار ہے جس کی کوئی ڈھال نہیں اور یہ تباہی و بربادی کا وہ زہر آلود تیر ہے جس کا نشانہ کبھی خطا نہیں کرتا، لٰہذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ زندگی بھر ہر ہر قدم پر یہ دھیان رکھے کہ کبھی بھی اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی شان میں ذرّہ بھر بھی بے ادبی نہ ہونے پائے اور بزرگانِ دِین میں سے کسی کی بھی دُعائے ضَرَر نہ لے بلکہ ہمیشہ اس کوشش میں لگا رہے کہ خُدا کے نیک بندوں کی دُعائیں ملتی رہیں کیونکہ نیک بندوں کی نقصان کیلئے دُعائیں بربادی کا خوفناک سگنل (Signal اِشارہ) اور ان کی دُعائیں آبادی کا شیریں پھل ہیں۔[3]

آیئے اس ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت سُنیے اور اپنے دل میں اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی مزید عظمت پیدا کیجئے:

آنکھیں بے نور ہو گئیں

1... فضائلِ دُعا، ص ۷۱ بتغیر قلیل

2... پ ۶، المائدۃ: ۳۵

3... کراماتِ صحابہ، ص ۱۳۶

حضرت عثمان بن عطاء رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مسلم خولانی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جب مسجد سے اپنے گھر کی طرف تشریف لے جاتے تو دروازے پر پہنچ کر اَللّٰہُ اَکْبَر کی صدا بلند کرتے، جواب میں آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی زوجہ محترمہ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا بھی اَللّٰہُ اَکْبَر کہتیں۔ پھر جب آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ صحن میں جاتے تو اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے، جواب میں آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی زوجہ بھی اَللّٰہُ اَکْبَر کہتیں۔ جب کمرے میں داخل ہوتے تو پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے اور جواب میں آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی زوجہ محترمہ بھی اَللّٰہُ اَکْبَر کہتیں، یہ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا ہر روز کا معمول تھا ایک رات جب آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ گھر تشریف لائے اور آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے دروازے پر پہنچ کر حسبِ معمول اَللّٰہُ اَکْبَر کہا لیکن جواب نہ ملا، پھر جب صحن میں پہنچ کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہا تب بھی جواب نہ ملا، جب کمرے میں پہنچے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہا تب بھی آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی زوجہ نے جواباً اَللّٰہُ اَکْبَر نہ کہا آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی زوجہ محترمہ نے آپ کو کھانا دیا اور چُپ چاپ زمین پر بیٹھی رہی، ایسا لگتا تھا جیسے وہ آپ سے ناراض ہیں، آپ کے گھر میں روشنی کیلئے چراغ تک نہیں تھا، لیکن آپ پھر بھی صابر و شاکر تھے۔ جب آپ نے اپنی زوجہ کو ناراض پایا تو ان سے دریافت کیا: اے اللہ کی بندی! تُو کیوں پریشان ہے؟ یہ سُن کر وہ کہنے لگیں: تمہارا امیر المؤمنین حضرت امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ہاں بڑا مرتبہ ہے، وہ تمہاری بہت تعظیم کرتے ہیں، اگر آپ ان سے ایک خادم مانگ لیں تو وہ ضرور آپ کو عنایت فرمادیں گے، ہمارے پاس ایک بھی خادم نہیں جو ہماری خدمت کرسکے، خادم آجائے گا تو ہمیں آسانی ہوجائے گی، یہ سن کر آپ نے دُعا کے لئے ہاتھ اٹھادیئے اور اس طرح بارگاہِ خُداوندی میں عرض گزار ہوئے: اے میرے پروردگار! اسے اندھا کردے جس نے میرے گھر والوں کا ذہن خراب کیا ہے اور ہم میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کی ہے، آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی دُعا کا اثر فوراً ظاہر ہوا اور پڑوسیوں کی ایک عورت کی آنکھیں اچانک بے نور ہوگئیں جو اپنے گھر میں تھی اور اسی نے آکر آپ کی زوجہ محترمہ سے کہا تھا کہ اگر تُو اپنے خاوند سے کہے تو وہ امیر المؤمنین حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے غلام حاصل کرسکتے ہیں، اور اگر تمہیں غلام مل

گیا تو اس طرح تمہاری زندگی پُر سُکون ہو جائے گی۔ کچھ نظر نہ آنے کی بناء پر اس نے گھر والوں سے کہا: تم نے چراغ کیوں بجھا دیئے؟ گھر والوں نے کہا: چراغ تو جل رہے ہیں، شاید! تمہاری آنکھیں بے کار ہو چکی ہیں، اب وہ عورت بہت پریشان ہوئی اور جب اسے معلوم ہوا کہ یہ حضرت ابو مُسلم خولانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دُعا کا اثر ہے تو وہ اپنی حرکت پر بہت شرمندہ ہوئی اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے معافی چاہی اور زار و قطار رونے لگی، اور عرض کرنے لگی: مجھے اللہ پاک کی رضا کی خاطر معاف فرما دیں اور اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا فرمائیں کہ میری بینائی لوٹ آئے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اس پر ترس آنے لگا اور آپ نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھا دیئے اور اس کی بینائی کے لئے دُعا کی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ابھی دُعا سے فارغ بھی نہ ہوئے تھے کہ اس عورت کی آنکھیں روشن ہو گئیں اور وہ بالکل ٹھیک ہو گئی۔[(1)]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ اللہ والوں کی دُعائیں کیسا اثر رکھتی ہیں کہ اِدھر اُن نیک بندوں کے منہ سے دُعا نکلتی ہے اُدھر اللہ پاک کی بارگاہ میں مقبول ہو جاتی ہے، ان کی دُعاؤں سے مصیبتیں ٹلتی ہیں، غم دُور ہوتے ہیں، تقویٰ و پرہیز گاری اور جذبۂ عبادت نصیب ہوتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ نہ صرف نیک لوگوں کی دُعائیں حاصل کریں، بلکہ اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی بھی کوشش کریں اس کے ساتھ ساتھ بُرے لوگوں کی صحبت سے بچتے ہوئے اچھے اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک عمل نمبر 48 کی ترغیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! فیضانِ دُعا سے مالا مال ہونے، دُعا میں رِقّت و سوز پانے

---

1 ... عیونُ الحکایات، ۱/۹۰

اور دُعا کے آداب سیکھنے سکھانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ رہ کر ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ دعا کے آداب میں سے ایک ادب یہ بھی ہے اپنے والدین اور مشائخ کے لئے دعا کرے جیسا کہ ”فضائل دُعا“ میں والدِ اعلیٰ حضرت مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”ساتھ ہی والدین و مشائخ کے لئے بھی ضرور دعا کرے ماں باپ موجب حیات ظاہری ہیں“ (فضائل دعا ص89) شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ 72 نیک اعمال میں سے ایک نیک عمل نمبر 48 یہ ہے کہ ”کیا آج آپ نے اپنے والدین اور پیر و مرشد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ ایصالِ ثواب کیا؟ (ایک بار درود شریف پڑھ کر بھی ایصال ثواب کیا جا سکتا ہے۔)۔“ اس نیک عمل پر عمل کرنے کی برکت سے ہمیں روزانہ اپنے والدین اور بزرگوں کے لئے دعا کرنے کی سعادت ملے گی۔ لہذا نیک اعمال پر عمل کرنے کی عادت بنائیے اس کی برکت سے دین و دنیا کی ڈھیروں برکتیں حاصل ہوں گی۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نیک لوگوں کی دُعاؤں میں شریک ہو کر دُعا مانگنے کی کیسی کیسی برکتیں ہیں، واقعی ہم نہیں جانتے کہ کس نیک بندے کی دُعا بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہو جائے اور اُس کے صدقے دُعا میں شریک تمام لوگوں کی بگڑی بن جائے۔ آیئے اس ضمن میں ایک واقعہ سُنتے ہیں۔ چنانچہ

نیک بندے کی دُعا پر آمین کہنے کی برکت

حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نَقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضرتِ یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرتِ ابو اسحٰق محمد بن یزید واسطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ کیا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: میری مغفِرت کر دی۔ میں نے پوچھا: مغفِرت کا کیا سبب بنا؟ فرمایا: ایک مرتبہ حضرتِ ابو عَمرو بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جُمعہ کے دن

ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے اور دُعا کی تو ہم نے آمین کہی، بس اسی لئے مغفِرت ہو گئی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ماں باپ، استاد اور تمام مسلمانوں کے لئے دُعا کی اہمیت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دُعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ جب ہم اپنے لیے دُعا مانگیں تو سب اہلِ اسلام کو اس دُعا میں شریک کرلیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اگر دُعا مانگنے والا خود قابلِ عطا نہیں تو کسی بندے کا طُفَیلی ہو کر مراد کو پہنچ جائے گا۔

حضرت ابو الشیخ اصبہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرت ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے روایت کی: ہم سے ذکر کیا گیا جو شخص مسلمان مَردوں اور عورتوں کے لیے دُعائے خیر کرتا ہے قیامت کو جب ان کی مجلسوں پر گزرے گا ایک کہنے والا کہے گا: یہ وہ ہے کہ تمہارے لیے دُنیا میں دُعائے خیر کرتا تھا پس وہ اس کی شفاعت کریں گے اور جنابِ الٰہی میں عرض کرکے اسے جنت میں لے جائیں گے۔

قرآنِ کریم میں مسلمانوں کیلئے دُعا کرنے کے بارے میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِؕ (پ۲۶، محمد: ۱۹)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: اور اے حبیب! اپنے خاص غلاموں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گُناہوں کی معافی مانگو۔

حدیث میں ہے: نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ (یعنی اے اللہ! میری مغفرت فرما) کہتے سنا، فرمایا: اگر سب مسلمانوں کو شاملِ دُعا کرتا تو تیری دُعا مقبول ہوتی۔[2]

حضرتِ عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا: مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ حَسَنَةً یعنی

1 ...شَرْحُ الصُّدُور، ص ۲۸۲

2 ...ردّالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، آداب الصلاۃ، مطلب: في الدعاء بغير العربية، ۲/۲۸۶

جو شخص سب مسلمان مردوں اور عورتوں کیلئے استغفار کرے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت کے بدلے ایک نیکی لکھے گا۔[1]

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنی دُعاؤں میں اپنے مسلمان بھائیوں کو بھی یاد رکھا کریں، ساتھ ہی والدین بلکہ اپنے استادوں کے لئے بھی ضرور دُعا کریں، یاد رہے کہ دِینی استاد روحانی باپ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان کے لئے دُعا کرنا انسان کے حق میں نعمتوں کا سبب ہے، حدیثِ پاک میں ہے: اِذَا تَرَكَ الْعَبْدُ الدُّعَاءَ لِلْوَالِدَیْنِ فَاِنَّهُ یَنْقَطِعُ عَنْهُ الرِّزْقُ یعنی جب بندہ والدین کے لئے دُعا کرنا چھوڑ دیتا ہے تو اس سے رِزق روک دیا جاتا ہے۔[2] لہٰذا اُستادوں اور ماں باپ کے لئے بھی لازمی دُعا کرنی چاہئے۔ جب بھی دُعا مانگیں دُعا میں نہایت عاجزی و گریہ وزاری کریں، روتے اور گڑگڑاتے ہوئے اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنی بے بسی اور لاچاری کا اظہار کرتے ہوئے اپنی حاجات کے لئے التجائیں کریں۔

حضرت علّامہ، مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس اَدبِ دُعا کے تحت فرماتے ہیں: جس قدر اِدھر سے عاجزی زیادہ ہوگی، اُدھر سے لطف و کرم زائد ہوگا۔ مزید فرماتے ہیں کہ دُعا میں آنسو ٹپکنے میں کوشش کرے اگرچہ ایک ہی قطرہ ہو کہ قبولیت کی دلیل ہے، رونا نہ آئے تو رونے کا سا مُنہ بنائے کہ نیکوں کی صورت بھی نیک ہے۔ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ دُعا میں گڑگڑانے والوں کو پسند فرماتا ہے۔[3]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دُعا کی قبولیت کے لئے اللہ پاک کی رحمت پر نظر رکھتے ہوئے دُعا کرنی چاہیے، نیز دُعا کی قَبولِیَّت میں جلدی کرنے سے بھی بچنا چاہیے، بعض نادان لوگ مَعَاذَ اللہ اس طرح کی باتیں کرتے ہیں کہ ہم تو اتنے عَرصے سے دُعائیں مانگ رہے ہیں، بُزرگوں سے بھی

1…مجمع الزوائد، کتاب التوبة، باب الاستغفار للمؤمنین والمؤمنات، ۱۰/۳۵۲، حدیث: ۱۷۵۹۸

2…کنز العمال، کتاب النکاح، قسم الاقوال، باب بر الاب والام من الاکمال، ۱۶/۲۰۱، حدیث: ۴۵۵۴۸

3…کتاب الدعاء للطبرانی، باما جاء فی فضل… الخ، ص۲۸، حدیث: ۲۰

دُعائیں کرواتے رہے ہیں، کوئی پیر فقیر نہیں چھوڑا، یہ وَظائِف پڑھتے ہیں، وہ اَوراد بھی پڑھتے ہیں، فُلاں فُلاں مَزار پر بھی گئے مگر اللہ پاک ہماری حاجت پوری کرتا ہی نہیں، حالانکہ بسا اَوقات قَبولِیَّتِ دُعا کی تاخِیر میں کافی مصلحتیں بھی ہوتی ہیں جو ہماری سمجھ میں نہیں آتیں، لہٰذا دُعا میں جلدی نہیں مچانی چاہیے، دُعا کی قَبولِیَّت میں جلدی مچانے اور قبولیت میں تاخیر پر اُکتانے والوں کو چوٹ کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنے مخصوص انداز میں نصیحت کے جو مدنی پھول عطا فرمائے، اُن کا خُلاصہ سُنئے اور قبولیتِ دُعا میں جلدی مچانے سے خُود کو بچایئے:

اَفسروں کے پاس تو بار بار دھکّے کھاتے ہو مگر...

دُنیوی اَفسروں سے کام نِکلوانے کے آرزو مَندوں کو دیکھا جاتا ہے کہ تین تین برس تک اُمّید اور انتظار میں گُزار دیتے ہیں، صُبح وشام اُن کے دروازوں پر دَوڑتے ہیں اور وہ اَفسران ہیں کہ مُنہ نہیں لگاتے، جواب نہیں دیتے، جِھڑکتے، ناک بَھوں چڑھاتے ہیں، ان افسروں کے پاس دھکّے کھانے میں گرچہ برسوں گُزر جائیں مگر اُمّید اب بھی پہلے دن کی طرح مضبوط ہے، دُنیاوی افسروں کے ہاں دھکّے کھانے والے تو نہ اُمّید توڑیں، نہ اُن کا پیچھا چھوڑیں، مگر افسوس! اللہ پاک کے دروازے پر اَوّل تَو آتا ہی کون ہے! اور آئے بھی تو اُکتاتے، گھبراتے، کل کا ہوتا آج ہو جائے، ایک ہفتہ کچھ پڑھتے گُزرا اور شِکایَت ہونے لگی، صاحِب! پڑھا تو تھا، کچھ اَثر نہ ہوا! یہ اَحمق اپنے لئے قَبولِیَّت کا دروازہ خُود بند کر لیتے ہیں۔ مُحمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: یُسْتَجَابُ لِاَحَدِکُمْ مَالَمْ یُعَجِّلْ یَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ یُسْتَجَبْ لِی یعنی تُمہاری دُعا قَبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرو یہ مت کہو کہ میں نے دُعا کی تھی قَبول نہ ہوئی۔[1] مزید فرماتے ہیں: بَعض تَو اِس تاخیر پر ایسے بے قابو ہو جاتے ہیں کہ اَعْمال، اَوراد اور دُعاؤں کی تاثیر سے اپنا اعتقاد بلکہ نَعُوْذُ بِاللہ! اللہ پاک کے وَعدۂ کرم سے بھی اِعتِماد ختم کر بیٹھتے ہیں۔ ایسوں سے کہا جائے کہ

---

1 . . . صحیح البخاری ج ۴ ص ۲۰۰ حدیث ۶۳۴۰

اَے بے حَیاء! بے شَر مو!! ذرا اپنے گِریبان میں مُنہ ڈالو۔ اگر کوئی تُمہارا برابر والا دَوست تم سے ہزار بار کچھ کام اپنے کہے اور تُم اُس کا ایک کام نہ کرو تو اپنا کام اُس سے کہتے ہوئے اَوّل تو خود ہی شرم محسوس کرو گے کہ ہم نے تو اُس کا کام کیا نہیں، اب کِس مُنہ سے اُس سے کام کو کہیں؟ اور اگر وہ کام بہت زیادہ ضروری ہو کہ کہہ بھی دیا اور اُس دوست نے نہ کیا تَو یہ سوچ کر اس سے اَصْلاً (یعنی بالکل) شِکایَت نہ جانو گے کہ ہم نے اُس کا کام کب کیا تھا جو وہ کرتا۔

اب غور کرو کہ تم اللہ کے کتنے اَحکام پر عمل کرتے ہو۔۔۔؟ اُس کے حُکم پر عمل نہ کرنا اور اپنی دَرخواست ہر صُورت میں مَنظور ہونے کی خواہش کرنا کیسی بے حیائی ہے! او اَحمق! پھر فَرق دیکھ! اپنے سَر سے پاؤں تک نَظَرِ غور کر! ایک ایک رُوئیں میں ہَر وَقت، ہر آن کتنی کتنی ہزار دَرْ ہزار دَرْ ہزار صَد ہزار بے شُمار نِعمتیں ہیں۔ تُو سوتا ہے اور اُس کے مَعصُوم فِرِشتے تیری حِفاظت کو پہرا دے رہے ہیں، تُو گُناہ کر رہا ہے اور پھر بھی سَر سے پاؤں تک صِحّت و عافِیَّت، بَلاؤں سے حِفاظَت، کھانے کا ہَضم، فُضلات (یعنی جسم کی اندرونی گندگیوں) سے نجات، خُون کی رَوانی، اَعضاء میں طاقَت، آنکھوں میں روشنی وغیرہ بے حِساب کرم بے مانگے تُجھ پر اُتر رہے ہیں۔ پھر اگر تیری بَعض خواہِشیں عطا نہ ہوں، کِس مُنہ سے شِکایَت کرتا ہے؟ تُو کیا جانے کہ تیرے لئے بَھلائی کس چیز میں ہے! تو کیا جانے کہ تجھ پر کیسی سَخت مصیبت آنے والی تھی جو اِس دُعا نے دُور کی، تُو کیا جانے کہ اِس دُعا کے عِوَض کیسا ثواب تیرے لئے ذَخیرہ ہو رہا ہے، اُس رَبّ کا وَعدہ سچّا ہے اور قبول کی یہ تینوں صُورتیں ہیں، جن میں ہر پہلی، پچھلی سے اَعلیٰ ہے۔ ہاں، بے اِعتِقادی آئی تَو یقین جان کہ مارا گیا اور اِبلیسِ لَعین نے تجھے اپنا سا کر لیا۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ برائے تحفظ رزق:

---

1 ۔۔۔ فضائلِ دُعا، ص ۱۰۰ ملخصًا

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سُنّتوں کی خِدمت اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے 80 سے شعبہ جات کا قیام عمل میں آچکا ہے۔اِنہی شعبہ جات میں سے ایک شعبہ **"شعبہ برائے تحفظ رزق"** بھی ہے۔ اس شعبے کا کام مختلف تقریبات اور گھروں میں بچ جانے والے کھانے کو غریب اور مستحق لوگوں تک پہنچا کر اسے ضائع ہونے سے بچانا ہے۔ ایک تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق دنیا میں تیار کی جانے والی خوراک کا ایک تہائی حصہ ہم ضائع کر دیتے ہیں اور دنیا کی 7 ارب کی آبادی میں سے تقریباً 9 فیصد لوگ بھوکے سوتے ہیں، اگر صرف ضائع ہونے والی خوراک کو ان بھوکا سونے والوں تک پہنچا دیا جائے تو اس دنیا میں کوئی بھی فرد بھوکا نہیں سوئے گا۔ **"شعبہ برائے تحفظ رزق"** کا ہدف ضائع ہونے والا کھانا غریب و مستحقین تک پہنچانے کے ساتھ ساتھ کھانا ضائع کرنے کی عادت کو ترک کرنا اور غریبوں اور مستحقین کو خود کفالت امداد کے ذریعے معاشرے کا باوقار شہری بنانا ہے، نیز شعبہ برائے تحفظ رزق کی اولین ترجیح ہے کہ مقامی معتبر ذرائع کی تصدیق کے ذریعے اُن غریب اور سفید پوش گھرانوں تک راشن اور تیار کھانا پہنچایا جائے جو اس کے مستحق ہوں۔ شیخ طریقت امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تربیت اور دعوت اسلامی کی مرکزی مجلس شوری کی عطا کردہ مدنی سوچ کے مطابق اس شعبہ کا مقصد یہ ہے کہ ہم نے آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دکھیاری امت کی اصلاح اور فلاح و بہبود کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی ہے۔ ان شاء اللہ۔ آپ حضرات سے گزارش یہ ہے کہ آپ بھی اس مقصد میں کامیابی کے لئے دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیں اور ڈھیروں نیکیاں کمائیں۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات کو مزید ترقیاں اور برکتیں عطا فرمائے۔ آمین۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیدھے ہاتھ سے لین دین کے مدنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! سیدھے ہاتھ سے لین دین کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 1 فرمان مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: فرمایا: تم میں سے ہر ایک سِیدھے ہاتھ سے کھائے اور سِیدھے ہاتھ سے پئے اور سِیدھے ہاتھ سے لے اور سیدھے ہاتھ سے دے کیونکہ شیطان اُلٹے ہاتھ سے کھاتا اور اُلٹے ہاتھ سے پیتا اُلٹے ہاتھ سے دیتا اور اُلٹے ہاتھ سے لیتا ہے۔ (ابنِ ماجہ، ج۴ص۱۲ حدیث ۳۲۶۶) ☆سیدھی جانب میں نیک فال ہے کہ یہ جنتیوں کی جانب ہے۔ (فیض القدیر، باب کان وھی الشمائل الشریفۃ، ۵/۲۶۳، تحت الحدیث: ۶۹۹۵) ☆سِیدھے ہاتھ سے کھانا پینا سُنَّت ہے۔ (آداب طعام، ص۱۳۰) ☆نیکیاں لکھنے والا فرشتہ داہنی طرف رہتا ہے اس کی وجہ سے یہ سمت افضل ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/۲۸۷۔) ☆مولانا محمد سردار احمد قادری چشتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لینے اور دینے میں دائیں ہاتھ کو استعمال کرو، یہ عادت ایسی پختہ ہو جائے کہ کل قِیامت کو جب نامۂ اعمال پیش ہو تو اِسی عادت کے مُوافِق دایاں ہاتھ آگے بڑھ جائے تب تو کام بن جائے گا۔ (حیاتِ محدث اعظم، ص۳۷۴۔)

﴾اعلان﴿

سیدھے ہاتھ سے لین دین کے بقیہ مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ںِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحْمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (3)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہ

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک

---

1 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 ۔۔۔ القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[4]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

2...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3...الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

4...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔(1)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرونِ ملک)، 16 جون 2022ء

(1): سُنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

سیدھے ہاتھ سے لین دین کے بقیہ مدنی پھول

اسلام میں داہنا حصہ مبارک مانا گیا کہ قیامت میں نیکوں کے نامۂ اعمال بھی اسی ہاتھ میں ہوں گے۔(مرآۃ المناجیح، ۱/۲۸۷) ☆حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے تمام کاموں میں دائیں جانب سے ابتدا کرنے کو پسند فرماتے تھے۔(بخاری، کتاب الوضوء، باب التیمن فی الوضوء والغسل، ۱/۸۱، حدیث:۱۶۸) ☆ سیدھے ہاتھ سے کھائیے، اُلٹے ہاتھ سے کھانا، پینا، لینا، دینا، شیطان کا طریقہ ہے۔(کھانے کا اسلامی طریقہ، ص۸) ☆کسی کو پانی پلاتے وقت جگ سیدھے ہاتھ میں ہوتا ہے جبکہ گلاس اُلٹے میں اور اُلٹے ہاتھ سے گِلاس دوسروں کو دیتے ہیں، کسی سے جگ اور گلاس دونوں لینے ہوں تو ہم دونوں ہاتھوں سے ایک ساتھ لے لیتے ہیں جبکہ یہ طریقہ غلط ہے پہلے سیدھے ہاتھ سے جگ لیں اور پھر جگ کو اُلٹے ہاتھ میں پکڑ لیں تاکہ سیدھا ہاتھ خالی ہو جائے اور اب سیدھے ہاتھ سے گلاس لے لیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆ آندھی کے وقت کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابِق "آندھی کے وقت کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ خَیۡرَھَا وَ خَیۡرَ مَا فِیۡھَا وَ خَیۡرَ مَا اُرۡسِلَتۡ بِهٖ وَ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّھَا وَ شَرِّ مَا فِیۡھَا وَ شَرِّ مَا اُرۡسِلَتۡ بِهٖ۔ (مسلم، ص ۴۴۶، حدیث ۸۹۹)

ترجمہ: یا الٰہی! میں تجھ سے اس (آندھی) کی اور جو کچھ اس میں ہے اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے، اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں او میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس (آندھی) کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اور اس کے شر سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔ (مدنی پنج سورۃ، ص ۲۱۱)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نَماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُ الاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُ العرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ وتفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم وبیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بد نگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یا مکتبۃُ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا علاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20) دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟ (21) صدائے مدینہ لگائی؟ (22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟ (24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟ (26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟ (28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30)

گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31)اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟(مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32)ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33) تَہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُاللَّیل ادا کی؟(34)اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟(35)کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36)اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37)دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز(مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ)اِستعمال تو نہیں کی؟(38)جھوٹ بولنے، غیبت وچُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39)کچھ نہ کچھ وقت کے لئے ”مَدَنی چینل“ دیکھا؟(40)کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41)قرض ہونے کی صُورَت میں(ادائیگی کی طاقت کے باوُجود)قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً(یعنی Temporary)لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کردی؟(42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق ورِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا:”میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں“ جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43)صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44)کسی مُسلمان کا عیب ظاہر ہوجانے پر(بلا مصلحتِ شَرعی)اُسکا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟(45)تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46)ہر جائز وعزّت والے کام سے پہلے بِسمِ اللہ پڑھی؟(47)چوک درس دیا، یا سُنا؟(48)اپنے والدین اور پیر ومُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49)مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51)کسی اِسلامی بھائی(خصوصاً ذِمّے دار)سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہوجائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست(نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52) زبان کو گناہوں(یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ)سے بچایا؟(53)زبان کو فُضول اِستعمال(یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو)سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے(یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے)سے بچنے کی کوشش کی؟(55)عمامہ شریف باندھا؟(56)ماں باپ کا اَدب واِحتِرام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57)گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن(مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ)کو اِسلامی بہنوں کے اِجتِماع میں بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59)ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں اوّل تا آخر(یعنی مغرب تا اشراق وچاشت)شرکت کی؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف(یا رہ جانے کی صُورَت میں کسی بھی دن)کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو(جو پہلے دینی احول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے)تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروا دیا؟ (68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟ (69) اِس ماہ کسی سُنّی عالم (یا اِمام مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70) اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71) زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟ (72) زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد